نقش آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

ربیع الاول اور حضور ﷺ کی سنت جہاد کے احیاء کے تقاضے

"وجاهدوا في الله حق جهاده"

رحمۃ للعالمین سرور کائنات حضور ﷺ کی زندگی ہمارے لئے ایک مشعل راہ اور آپکا اسوہ حسنہ تمام مسلمانوں کیلئے ایک عظیم الشان لائحہ عمل ہے جہاں آپ کا وجود مسعود کائنات کیلئے رحمۃ للعالمین کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہاں پر آپ نے اسلام کے آفاقی پیغام کو پہنچانے کیلئے مختلف غزوات میں بنفس نفیس شرکت فرمائی اور اس راستے میں آپکے دندان مبارک شہید ہوئے۔ اسیطرح آپ ﷺ کے خاندان کے عظیم المرتبت افراد نے بھی شہادت کا جام نوش فرمایا۔ موجودہ ربیع الاول ایک ایسے وقت میں آیا ہے کہ وطن عزیز دشمنان اسلام کی جارحیت کی زد میں ہے۔ ہمیں اپنی تن آسانی کو پس پشت ڈال کر جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر اپنے ازلی دشمن کے سامنے غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ حضور پاک سے عشق و وابستگی کا اظہار صرف مولود کی مروجہ مجلسوں کے ساتھ مختص نہیں بلکہ ؎ صدق خلیل بھی ہے عشق، صبر حسین بھی ہے عشق　معرکہ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق آخر بخاری شریف میں کتاب المغازی اور دیگر احادیث و سیرت کی کتب میں جہاد اور اسلام کے احیاء و سربلندی کیلئے جو مسلمانوں کو تعلیمات دی گئی ہیں۔ کیا ان کی موجودگی میں ہم دشمن کے سامنے باوجود اسکی للکار کے بزدلی اور بے حمیتی کا مظاہرہ کر سکتے ہیں؟؟۔ بلکہ قرآن ہمیں کہتا ہے کہ:

واعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدوالله وعدوكم (الآیه)

کارگل محاذ پر بھارت کی شاہین صفت مجاہدین کے ہاتھوں شرمناک شکست اور پاکستان پر اسکی ممکنہ جارحیت

؎ نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر　　تو شاہین ہے بسیرا کر لے "کرگل" کی چٹانوں میں

کشمیر میں جاری ۵۲ سالہ جدوجہد آزادی مجاہدین کے سرفروشانہ جذبہ جہاد کی بدولت اب

آخری اور فیصلہ کن مراحل میں داخل ہو چکی ہے۔ بھارتی حکومت اور اسکی افواج کی ظلم و بربریت کی تمام سفاکانہ رسمیں مجاہدین کے جذبہ حریت کو اس عرصہ میں سرد نہ کرسکیں۔ اور روز بروز مجاہدین کی تحریک زور پکڑتی نظر آرہی ہے۔ ع بڑھتا ہے ذوق جرم یہاں ہر سزا کے بعد

کشمیری عوام نے تنگ آمد بہ جنگ آمد کے مصداق آج سے بارہ سال قبل ہندوستان کے خلاف مسلح جدوجہد آزادی شروع کی۔ ہندوستان نے سات لاکھ افواج کے ذریعہ تحریک آزادی کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کر ڈالی لیکن اس کو شکست وہزیمت کے سوا کچھ بھی نہیں ملا۔ کارگل کی موجودہ صورتحال بھی اسی تحریک آزادی کشمیر کا ایک تسلسل ہے۔ مجاہدین کی اس تازہ کامیابی سے ہندوستان سمیت امریکہ تک لرز گیا ہے۔ کیونکہ کفر کی ان طاقتوں پر جہاد کی حقیقت پوری طرح آشکارا ہو چکی ہے۔ اسی لیے ہندوستان اور امریکہ دونوں کارگل کو خالی کرانے کیلئے پاکستان پر دباؤ بڑھا رہے ہیں۔ دراصل کارگل کا محاذ مقبوضہ کشمیر کی شہ رگ کی مانند ہے۔ اسی لیے ہندوستان بری طرح پھڑ پھڑا رہا ہے۔ اور اس نے دنیا بھر میں پاکستان کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈے کا محاذ کھول دیا ہے کہ اس نے کارگل میں اپنے فوجی بھیجے ہیں۔ مزید یہ کہ پاکستان کشمیر میں دخل اندازی کر رہا ہے۔ پروپیگنڈے کا یہ جعلی شوروشرابا حقیقت کے برعکس ہے۔ دراصل دراندازی اور مداخلت پاکستان نہیں بلکہ خود ہندوستان کر رہا ہے۔ جو کشمیری عوام کی آزادی کے حق کو تسلیم نہیں کرتا۔ اور ان کے جان ومال اور حقوق پر سات لاکھ فوجی ڈاکو کشمیر میں تعینات کیے ہیں۔ پاکستان تو کشمیریوں کی صرف اخلاقی' سیاسی اور انسانی بنیادوں پر تائید کر رہا ہے۔ اسکے برعکس ہندوستان اقوام متحدہ کی کشمیر کے متعلق قراردادوں کو بھی تسلیم نہیں کر رہا۔ نہ ہی وہ مذاکرات پر یقین رکھتا ہے اور نہ ہی وہ کسی تیسرے ثالث پر راضی ہو رہا ہے۔ محض ہندوستان کشمیر کو اٹوٹ انگ کہنے سے اس کا مالک نہیں بن سکتا۔ کشمیر ۱۹۴۷ء سے ہی تقسیم ہند کا بہت بڑا متنازعہ قضیہ ہے۔ پاکستان کشمیر سے کیسے دستبردار ہو جبکہ اس نے اسی کشمیر کیلئے اپنے سے سوگنا بڑے ملک کے ساتھ تین بڑی جنگیں لڑی ہیں۔ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔ ہم ہر حالت میں کشمیر لے کے رہینگے۔ جس طرح کہ ہم نے ہندو سامراج سے پاکستان حاصل کیا تھا۔ ہندوستان کو کارگل کے محاذ پر اندازہ ہو گیا ہے کہ مسلمانوں کو اس بار شکست دینا ناممکن ہے۔ صرف چند سو مجاہدین کے ہاتھوں ہندوستان کی بری اور فضائی قوت کو شکست فاش

ہوئی ہے۔ پچاس ہزار سے زائد ہندو افواج دو ماہ کے عرصے میں جدید ترین ہتھیاروں سے لیس ہو کر بھی مجاہدین سے چند پوسٹیں خالی نہ کرا سکیں۔ کیونکہ ان میں ایمان کی قوت نہیں۔ اور یہ فوجی غلط موقف پر لڑ رہے ہیں جبکہ اس کے مقابلہ میں مجاہدین بے سر وساماں ہو کر کامیابی کے ساتھ جہاد کر رہے ہیں۔ کیونکہ ان کا تعلق مسلمان قوم سے ہے۔ اور مسلمان موت اور جنگ دونوں سے نہیں ڈرتے۔ پھر جو قوم شہادت (موت) کو ابدی زندگی سمجھے اور تلواروں کے سایہ میں جنت کو تلاش کرے وہ کیونکر دشمن سے خوف زدہ ہو سکتی ہے۔ پھر اسی قوم نے ہندو سامراج کو ایک ہزار سال تک غلام رکھا۔ اور آج بھی چند شاہین صفت نوجوان مجاہدین ہندو افواج کو تگنی کا ناچ نچا رہے ہیں۔ ہندوستان نے کارگل کی شکست کے بعد پاکستان کی تمام سرحدات پر اپنی بھاری بھر کم افواج جارحیت کیلئے جمع کر دی ہیں۔ ہندوستان کارگل کی شکست کی خفت کو مٹانے کیلئے پاکستان پر جارحیت کر سکتا ہے۔ پھر بی جے پی حکومت کو ستمبر کے الیکشن میں اپنی کامیابی بھی درکار ہے۔ جسکے لئے یہ جنونی پارٹی سب کچھ کر سکتی ہے۔ ہمیں اپنے دفاع پر پوری توجہ دینی چاہیئے اور اس نازک وقت میں قوم میں مکمل اتحاد اور ہم آہنگی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ پاکستان نے اس نازک مرحلہ پر ابتک جو کردار ادا کیا ہے وہ اطمینان بخش ہے۔ لیکن اب ہمیں امریکہ کے جرنل کی آمد کے بعد معاملہ کچھ پر اسرار نظر آ رہا ہے۔ پھر نواز شریف صاحب نے ہندوستان اور امریکہ کو یہ دانہ ڈالا ہے کہ پاکستان کشمیر پر اپنے ۵۲ سالہ موقف سے ہٹ کر بھی بات چیت کرنے کو تیار ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ نواز شریف صاحب کا ذاتی خیال تو ہو سکتا ہے لیکن قوم کا اس فیصلہ سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم اپنے کاروباری ذہن رکھنے والے وزیر اعظم کو تنبیہ کرتے ہیں کہ وہ کشمیر اور ملک کے وقار کو خدارا فروخت نہ کریں۔ کارگل کی فتح کے بعد مجاہدین اور قوم کا مورال بہت بلند ہو گیا ہے۔ جیتی بازی مذاکرات کی میز پر ماضی کی طرح نہ ہاری جائے۔ اگر اس موقع پر حکومت پاکستان نے کوئی دباؤ یا بارگیننگ قبول کی تو اس سے کشمیر میں جاری تحریک آزادی کو بے پناہ نقصان پہنچے گا۔ اور مجاہدین کے حوصلے بھی پست ہو جائیں گے۔ ہماری وزیر اعظم سے یہ گذارش ہے کہ قوم' پارلیمنٹ اور سیاسی و مذہبی جماعتوں کو اعتماد میں لے کر اس نازک موقع پر ہندوستان کی ممکنہ جارحیت کیلئے لائحہ عمل تیار